

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے متعلق چند بے اصل اور غیر صحیح روایات  
(شیخ الحدیث و صدر المدرسین جامعہ فاطمہ الزہراء للبنات و خادم اشرفی نقشبندی  
دارالافتاباسی پھلیا سلواس دادرا نگر حویلی)  
(مقیم حال)

مولانا بستی (منابستی) گوال پوکھر، اتر دیناج پور، بنگال 9156461563

ارتخ و سیر کی بعض کتب میں بہت سی ایسی روایات و حکایات بھی داخل کر دی گئی ہیں جن کا حقیقت  
سے کوئی واسطہ نہیں ہے اور نہ ہی علماء متقدمین و متاخرین کی معتبر و مستند تصانیف میں اس کا کوئی ثبوت  
موجود ہے باوجود اس کے انھیں روایات مختصرہ کو کچھ مرخین اور بعض کم خواندہ خطبا حضرات اپنے قلم  
و زبان سے بڑے زور و شور کے ساتھ بیان کرتے رہتے ہیں۔ حالاں کہ ائمہ سیر کی تصریحات  
و توضیحات کے مطابق موضوع اور بے اصل روایات کو بیان کیا جانا کسی بھی صورت میں قابل تحریر اور  
لائق بیان نہیں۔ جیسا کہ حضرت امام جلال الدین سیوطی شافعی علیہ الرحمہ تحریر فرماتے ہیں۔  
”اتفق علماء الحدیث علی أنه لا یحل رواۃ الموضوع فی ائی معنی کان إلا مقررنا بیان وضعه“  
یعنی علمائے حدیث اس بات پر متفق ہیں کہ کسی بھی معنی میں بیان کرنا نہیں مگر یہ کہ کر کہ یہ موضوع  
ہے۔ (موضوعات کبیر، ص: ۹ ملا علی قاری) شارح بخاری حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی لکھتے  
ہیں کہ ”موضوع روایت فضائل میں بھی بیان کرنا حرام، بیان کرنے والے پر توبہ لازم ہے۔“ (فتاویٰ  
شارح بخاری، ج: ۱، ص: ۳۱۴)

یوں تو سیر و تاریخ کی کتابوں میں ایسی من گھڑت، بے اصل اور غیر صحیح روایات بہت مل سکتی ہیں جن کا  
بیان کیا جانا درست نہیں لیکن ہم نے موقع کی مناسبت سے اپنے منتخب مضمون میں صرف انھیں کچھ  
بے اصل اور غیر صحیح روایات کو جمع کرنے پر اکتفا کیا ہے جس کا تعلق حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ  
تعالیٰ عنہ سے ہیں۔ وہ کون کونسی روایات ہیں ملاحظہ کریں۔

(۱) شب معراج میں حضرت سیدنا غوث اعظم کی روح پاک نے حاضر ہو کر گردن نیاز

حضور ﷺ کے قدم کے نیچے رکھ دیا اور آپ ﷺ غوث اعظم کی گردن پر اپنا قدم ناز رکھ کر براق پر سوار ہوئے اور روح سے دریافت کیا کہ تو کون ہے؟ عرض کیا کہ میں آپ کے فرزندوں اور ذریات طیبات سے ہوں اگر آج نعمت سے کوئی منزلت بخشے گا تو آپ کے دین کو زندہ کروں گا فرمایا کہ تو محی الدین ہے اور جس طرح آج میرا قدم تیری گردن ہے اسی طرح کل تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردن پر ہوگا۔

اس روایت کے متعلق حضور اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی علیہ الرحمہ والرضوان فرماتے ہیں کہ ”کتب احادیث و سیر میں اس روایت کا نشان نہیں اور اس میں معاذ اللہ حضور اقدس ﷺ پر حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بوئے تفضیل نکلتی ہے یہ محض تعصب و جہالت ہے۔“ (ملخصاً از: فتاویٰ رضویہ ج: ۱۲، ص: ۲۱، ۲۰)

(۲) غوث پاک کے ایک مرید کا انتقال ہو گیا اس کا لڑکا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا کہ حضور میرے والد کا انتقال ہو گیا، اس پر لڑکا زیادہ رویا پیٹا تو آپ کو رحم آ گیا آپ نے وعدہ فرمایا اور لڑکے کی تسکین کی بعدہ حضرت عزرائیل علیہ السلام کو مراقب ہو کر روکا جب حضرت عزرائیل علیہ السلام رکے تو آپ نے دریافت کیا کہ ہمارے مرید کی روح تم نے قبض کی ہے؟ جواب دیا کہ ہاں۔ آپ نے فرمایا کہ ہمارے مرید کی روح چھوڑ دو حضرت عزرائیل علیہ السلام نے چھوڑنے سے انکار کیا تو آپ نے انھیں تھپڑ مارا آپ کے تھپڑ سے حضرت عزرائیل علیہ السلام کی ایک آنکھ نکل پڑی اور آپ نے ان سے زنبیل چھین کر اس روز کی تمام روحیں جو قبض کی تھیں چھوڑ دیں اس پر حضرت عزرائیل علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے عرض کیا تو وہاں سے حکم ہوا کہ ہمارے محبوب نے ایک روح چھوڑنے کو کہا تھا تم نے کیوں نہیں چھوڑی؟ ہم کو ان کی خاطر منظور ہے اگر انھوں نے تمام روحیں چھوڑ دیں تو کوئی مضائقہ نہیں ہے۔ اس روایت کے متعلق اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”یہ روایت ابلیس کی گھڑی ہوئی ہے اور اس کا پڑھنا اور سننا دونوں حرام ہے حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اس میں سخت توہین ہے حضرت عزرائیل علیہ السلام مرسلین ملائکہ میں سے ہے اور مرسلین ملائکہ بالاجماع تمام غیر انبیاء سے افضل ہیں اور توہین رسول کفر ہے۔“ (ملخصاً از: فتاویٰ رضویہ، ج: ۱، ص: ۱۹۹، ۱۹۸)

(۳) حضرت قطب الاقطاب شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خواب دیکھا کہ حضرت امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ”میرا مذہب ضعیف ہوا جاتا ہے لہذا تم میرے

مذہب میں آئے میرے مذہب کو تقویت ہو جائے گی“ اس لیے حضرت غوث پاک حنفی سے حنبلی ہو گئے۔ اس روایت کے بابت حضور اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں فاضل بریلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”کہ یہ روایت صحیح نہیں حضور ہمیشہ سے حنبلی تھے اور جب عین الشریعہ الکبریٰ تک پہنچ کر منصب اجتہاد مطلق حاصل ہوا مذہب حنبلی کو کمزور ہوتا دیکھ کر اس کے مطابق فتویٰ دیا کہ حضور مکی الدین اور دین متین کے یہ چاروں ستون ہیں لوگوں کی طرف سے جس ستون میں ضعف آتا دیکھا اس کی تقویت فرمائی“۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاویٰ رضویہ، ج: ۱۲، ص: ۲۲۷)

(۴) حضرت سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایک دھوبی تھا جب اس کا انتقال ہو گیا اور سوال و جواب کے لیے منکر نکیر فرشتے قبر میں تشریف لائے اور پہلا سوال من ربک کیا تو اس نے جواب میں ”غوث پاک“ یا ”میں غوث پاک کا دھوبی ہوں“ کہ اسی طرح باقی دونوں سوالوں کے جواب میں بھی اس کا وہی جواب دیا کہ میں ”غوث پاک کا دھوبی ہوں“ یا ”غوث پاک“۔ اس روایت کے بارے فقہ ملت حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ ”روایت مذکورہ بے اصل ہے اس کا بیان کرنا درست نہیں“۔ (فتاویٰ فقہ ملت، ج: ۲، ص: ۴۱۱) اس طرح کی اور بھی کئی بے اصل روایات حضور اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف منسوب کر کے بیان کیے جاتے ہیں۔ طوالت کے خوف کے پیش نظر ہم نے صرف چار ہی روایات کو بیان کیا ہے۔ دعا ہے کہ مولیٰ تعالیٰ ہم سب کو اور بالخصوص ہمارے اہل سنت کے مقررین کو ہر بے اصل اور موضوع روایات بیان کرنے سے محفوظ رکھے آمین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدٰنَا لِهٰذَا الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

مفتی صاحب مذکور نے جو واقعہ (۱) میں شمار کیا ہے ان سے تسامح ہوئی ہے حضور مجدد اعظم علیہ الرحمہ کی طرف منسوب غلط ہے، بلکہ مجدد اعظم علیہ الرحمہ نے واقعہ مذکور کی نکیر نہیں فرمائی ہے بلکہ نکیر کرنے والوں کی خبر لی ہے روایت میں عقلا و شرعا کوئی استبعاد نہیں،

جیسا کہ مجدد اعظم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: کتب احادیث و سیر میں اس روایت کا نشان نہیں۔ رسالہ غلام امام شہید محض نامعتبر بلکہ صریح باطل و موضوعات پر مشتمل ہے۔ منازل اشاعہ شریعہ کوئی کتاب فقیر کی نظر سے نہ گذری، نہ کہیں اس کا تذکرہ دیکھا۔ تحفہ قادریہ شریف اعلیٰ درجہ کی مستند کتاب ہے، میں اس کا مطالعہ بالاستیعاب سے بارہا مشرف ہوا، جو نسخہ میرے پاس ہے یا جو میری نظر سے گذری اس میں یہ روایت اصلاً نہیں۔ بایں ہمہ اس زمانے کے بعض مفتیان جہول یعنی دیوبندیان نامعقول اور مخطیان غفول نے جو اس کا بطلان اس طرح ثابت کرنا چاہا ہے کہ سدرۃ المنتهی سے بالا عروج کیسا اور اس میں معاذ اللہ حضور اقدس و انور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر حضور پر نور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بوئے تفضیل نکلتی ہے، یہ محض تعصب و جہالت ہے، جس کا رد فقیر نے ایک مفصل فتویٰ میں سترہ سال ہوئے کہ کیا، جبکہ ۱۶ رمضان المبارک ۱۳۱۰ھ کو کھٹور ضلع سورت سے اس کا سوال آیا تھا، ہاں فاضل عبدالقادر قادری ابن شیخ محی اہلی نے کتاب تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں یہ روایت لکھی ہے اور اسے جامع شریعت و حقیقت شیخ رشید ابن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کتاب، حرز العاشقین، سے نقل کیا، اور ایسے امور کو اتنی ہی سند بس ہے۔ اس کا بیان فقیر کے دوسرے فتویٰ میں ہے

(فتاویٰ رضویہ قدیم جلد دوازدہم ص ۲۱ رضا اکیڈمی ممبئی)

حضرت علامہ عبدالقادر قادری بن محی الدین الصدیق الاربلی جامع علوم شریعت و حقیقت تھے۔ علماء کرام اور صوفیہ عظام میں عمدہ مقام پایا۔ آپ کے اساتذہ میں الشیخ عبدالرحمن الطالبانی جیسے اجلہ فضلاء شامل ہیں۔ وہ اپنی تصنیف و لطیف تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں لکھتے ہیں کہ جامع شریعت و حقیقت شیخ رشید بن محمد جنیدی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کتاب (حرز العاشقین) میں فرماتے ہیں:

ان لیلته المعراج جاء جبرئیل علیہ السلام ببراق الی رسول اللہ صلی

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسرع من البرق الخاطف الظاهر، ونعل رجله كالهلال الباهر، ومسماره كالانجم الظواهر، ولم يأخذ السكون والتمكين ليركب عليه النبي الامين، فقال له النبي صلى الله عليه وسلم، لم لم تسكن يا براق حتى اركب على ظهرک، فقال روحی فداءً لتراب نعلک یا رسول اللہ اتمنی ان تعاهدنی ان لا ترکب يوم القيمة على غير حين دخولک لجنة، فقال النبي صلى الله عليه وسلم يكون لك ما تمنيت، فقال البراق التمس ان تضرب يدك المباركة على رقبتی ليكون علامة لی يوم القيمة، فضرب النبي صلى الله تعالى عليه وسلم يده على رقبة البراق، ففرح البراق فرحاً حتى لم يسع جسده روحه ونمى اربعين ذراعاً من فرحه وتوقف في ركوبه لحظة لحكمة خفية ازلية، فظهرت روح الغوث الاعظم رضى الله تعالى عنه وقال يا سيدى ضع قدمك على رقبتى واركب، فوضع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم قدمه على رقبتة وركب، فقال قدمى على رقبتك وقدمك على رقبة كل اولياء الله تعالى

یعنی شب معراج جبریل امین علیہ الصلوٰۃ والسلام خدمت اقدس حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں براق حاضر لائے کہ چمکتی اُچک لے جانیوالی بجلی سے زیادہ شتاب روتھا، اور اس کے پاؤں کا نعل آنکھوں میں چکا جوند ڈالنے والا ہلال اور اس کی کیلیں جیسے روشن تارے۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سواری کے لئے اسے قرار و سکون نہ ہوا، سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے سبب پوچھا: بولا: میری جان حضور کی خاک نعل پر قربان، میری آرزو یہ ہے کہ حضور مجھ سے وعدہ فرمائیں کہ روز قیامت مجھی پر سوار ہو کر جنت میں تشریف لے جائیں۔ حضور معلیٰ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ نے فرمایا: ایسا ہی ہوگا۔ براق نے عرض کی: میں چاہتا ہوں حضور میری گردن پر دست مبارک لگا دیں کہ وہ روز قیامت میرے لیے علامت ہو۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے قبول

فرمایا۔ دست اقدس لگتے ہی براق کو وہ فرحت و شادمانی ہوئی کہ روح اس مقدار جسم میں نہ سمائی اور طرب سے پھول کر چالیس ہاتھ اونچا ہو گیا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ایک حکمت نہانی ازلی کے باعث ایک لہذا سواری میں توقف ہوا کہ حضور سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روح مطہر نے حاضر ہو کر عرض کی: اے میرے آقا! حضور اپنا قدم پاک میری گردن پر رکھ کر سوار ہوں۔ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضور غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی گردن مبارک پر قدم اقدس رکھ کر سوار ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”میرا قدم تیری گردن پر اور تیرا قدم تمام اولیاء اللہ کی گردنوں پر۔“

(تفریح الخاطر فی مناقب الشیخ عبدالقادر المتنبی الاولی سنی دار الاشاعت علویہ رضویہ فیصل

آباد ص ۲۵، ۲۴)

بالجملہ روح مقدس کا شب معراج کو حاضر ہونا اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا حضرت غوثیت کی گردن مبارک پر قدم اکرم رکھ کر براق یا عرش پر جلوہ فرمانا، اور سرکار ابد قرار سے فرزند ارجمند کو اس خدمت کے صلہ میں یہ انعام عظیم عطا ہونا ان میں کوئی امر نہ عقلاً اور شرعاً مجبور اور کلمات مشائخ میں مسطور و ماثور، کتب حدیث میں ذکر معدوم، نہ کہ عدم مذکور، نہ روایات مشائخ اس طریقہ سند ظاہری میں محصور، اور قدرت قادر و وسیع و موفور، اور قدر قادری کی بلندی مشہور پھر رد و انکار کیا مقتضائے ادب و شعور۔ (فتاویٰ رضویہ جدید جلد ۲۶ صفحہ ۱۲، رضا فاؤنڈیشن)

ورحضور شارح بخاری علیہ الرحمہ اپنے فتویٰ میں مجدد اعظم اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ کے فتویٰ کو نقل فرماتے ہیں پھر آگے تحریر کرتے ہیں بعض کتابوں میں عرش اعظم جانے کے بارے میں لکھا ہے اس میں عقلاً یا شرعاً کوئی استبعاد نہیں ہے

(فتاویٰ شارح بخاری جلد اول صفحہ ۳۱۲ دائرۃ البرکات مئویہ) (باقی ذکر کردہ (۲، ۳، ۴،))

روایات کا کوئی اصل نہیں ہے